Regd L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

159

جلد ۴۳/۸ — ۱۷ ظہور ۱۳۳۳ ہش ۱۷ اگست ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۲۸

امریکہ سے طبی سامان اور ڈاکٹر امدادی کام کے لئے ڈھاکہ پہنچنے شروع ہو گئے

مشرقی بنگال کے وسطی اور جنوبی علاقے میں برابر پانی چڑھ رہا ہے۔

ڈھاکہ ۱۶ اگست۔ امریکہ سے طبی سامان اور ڈاکٹر امدادی کام کے لئے ڈھاکہ پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ چار گلوب ماسٹر ہوائی جہاز طبی سامان اور ڈاکٹر لے کر آج تیسرے پہر ڈھاکہ پہنچے۔ کل چودہ ہوائی جہاز ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں۔ جن میں تین بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی کے ہیں۔ آج جو چار گلوب ماسٹر ہوائی جہاز ڈھاکہ پہنچے وہاں ان کے استقبال کے لئے مشرقی بنگال کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل شیخ، صوبائی اور ریڈ کراس کے نمائندے ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ پاکستانی فوج کے جوان طبی سامان طیاروں سے اتارنے میں مدد دے رہے ہیں۔ ایک گلوب ماسٹر ہوائی جہاز میں کھانے پینے کا سامان اور ایک میں جیپیں اور ٹرالیاں بھی ہیں۔ ادھر جاپان میں متعین امریکی فوج ۲۲ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ خشک دودھ مشرقی بنگال بھیج رہی ہے۔ وبائی بیماریوں کے ایک ماہر واشنگٹن سے ڈھاکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں وہ امدادی کاموں میں صوبائی حکام کی مدد کریں گے۔ آج رات صوبہ کے گورنر جنرل سکندر مرزا نے ایک نشری تقریر میں صوبہ کے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ ضبط سے کام لیں۔ اور امدادی کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ آپ نے کہا۔ کہ صوبہ میں کافی دوائیں اور کھانے پینے کا سامان پہنچ گیا ہے۔ آپ کے مغربی پاکستان کے بھائی آپ کی بہت بڑی مدد کر رہے ہیں۔ گورنر نے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں امریکہ۔ بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی اور ہندوستان کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندوستان نے بے خانماں لوگوں کے لئے رسے کی پانچ سو چادریں مشرقی پاکستان بھیجنے کی اجازت دے دی ہے۔

وزیر صنعت خان عبد القیوم خان نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کے فاضل چاول سے پہلے مشرقی بنگال کی ضروریات پوری کی جائیں گی مشرقی بنگال کی ضرورتیں پوری کرنے کے بعد جو چاول بچے گا وہ دوسرے ملکوں کو بھیجا جائے گا۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اپنے ایک پیغام میں کہا ہے کہ مشرقی بنگال میں سیلاب سے جو نقصان ہوا ہے مجھے اس کا دلی رنج ہے۔ اور اس سلسلہ میں اگر ہندوستان پاکستان کی کوئی مدد کر سکتا ہے۔ تو وہ خوشی سے اس کے لئے تیار ہے۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ علاقوں کی صورت حالات کے متعلق پتہ چلا ہے۔ کہ شمالی علاقہ میں سیلاب کا پانی اتر رہا ہے۔ لیکن وسطی اور جنوبی علاقہ میں بڑھ رہا ہے۔ دریائے پدما میں سیلاب آجانے سے فرید پور اور باقر گنج کے شہروں کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔ چاند پور میں بھی سیلاب آ گیا ہے۔ دریائے میگنا کا کنارہ بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ناصر آباد (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:- ۱۳ اگست۔ طبیعت خراب ہے۔ زخم کی جگہ پر درد اور کھنچاؤ (stiffness) ہے۔ ۱۴ اگست طبیعت بدستور خراب ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کرنافلی پیپر ملز میں ملک کی ضروریات کے مطابق کاغذ تیار ہونے لگا

ڈھاکہ ۱۹ اگست۔ یوم پاکستان پر کرنافلی پیپر ملز میں تیسری مشین لگ جانے سے کاغذ کی پیداوار اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ اب اس کارخانہ میں لکھائی چھپائی اور چیزوں کو لپیٹنے کا کاغذ اتنی مقدار میں تیار ہونے لگا ہے۔ جس سے ملک کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

یہودیوں نے مشرقی غازہ کی پانی کی مشین کو بموں سے اڑا دیا

قاہرہ ۱۶ اگست۔ یہودی سپاہیوں نے مشرقی غازہ کے علاقے میں داخل ہو کر پانی کی مشین کو بموں سے اڑا دیا ہے۔ یہ مشین مشرقی غازہ کے علاقے کو پانی مہیا کرتی تھی۔ یہ واقعہ ہفتہ کو پیش آیا۔ جب یہودیوں نے سرحد پار کر کے پانی کی مشین پر حملہ کیا۔ مصر نے مشترکہ صلح کمیشن سے اس واقعہ کی تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہودی فوجوں کی واپسی کے بعد اس علاقہ میں دستی بم اور آتشگیر اسلحہ ملا ہے۔

کوریا میں عارضی صلح کمیشن کا اجلاس

سیئول ۱۶ اگست۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل پن من جوم میں عارضی صلح کمیشن کا اجلاس ہوا جس میں ان جنگی قیدیوں کا سوال پیش ہوا جو ابھی تک کمیونسٹوں کے قبضہ میں ہیں۔

ہندوستان نے پرتگال کی یادداشت کا گول مول جواب دیا ہے

وزیر خارجہ پرتگال

لزبن ۱۶ اگست:- پرتگال کے وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان نے پرتگال کی تیرہ اگست کی یادداشت کا جو جواب دیا ہے۔ وہ صاف نہیں ہے۔ پرتگال نے کہا تھا کہ غیر جانبدار مبصرین پرتگالی علاقے کے علاوہ ملحقہ ہندوستانی علاقے کا بھی جائزہ لیں۔ لیکن ہندوستان نے اس کا گول مول جواب دیا ہے۔

گوا کی سرحد پر نو آدمی گرفتار کر لئے گئے

گوا ۱۶ اگست۔ آج گوا کی پولیس نے نو رضاکاروں کے تین دستوں کو بلگام سے سرحد پار کرتے وقت گرفتار کر لیا۔ پولیس نے حکم دے دیا ہے کہ گوا میں جو غیر ملکی باشندے مقیم ہیں وہ پرتگیزی حکام کو فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع دیں۔

ایران کا پانچ سالہ ترقیاتی پروگرام

تہران ۱۶ اگست۔ ایران کے وزیر اعظم جنرل فضل اللہ زاہدی نے کہا ہے کہ بہت جلد میری حکومت ترقیات کے ایک پانچ سالہ پروگرام پر عمل درآمد شروع کر دے گی۔ اس پروگرام کے تحت زرعی اور معدنی پیداوار اور رسل و رسائل کی ترقی کی طرف بہت توجہ دی جائے گی۔

سعودی عرب میں چوتھے نکتہ کا پروگرام ختم کر دیا گیا

واشنگٹن ۱۶ اگست۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ نے سعودی عرب کی خواہش پر ملک میں چوتھے نکتہ کا پروگرام ختم کر دیا ہے۔

سیٹو کانفرنس میں مسٹر ڈلس امریکی وفد کی قیادت کریں گے

واشنگٹن ۱۶ اگست۔ واشنگٹن سے سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے کی تشکیل پر غور کرنے کے لئے اگلے ماہ فلپائن میں بگیو کے مقام پر جو کانفرنس ہوگی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اس میں امریکی وفد کی قیادت کریں گے۔

ہنوئی سے ویٹ نامیوں کا اخراج

ہنوئی ۱۶ اگست۔ ہندچینی میں جنگ بند کرنے کے سمجھوتہ کے تحت شمالی ویٹ نام ویٹ منہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہنوئی سے روزانہ ویٹ نام کے ڈھائی سو باشندے نکالے جا رہے ہیں۔

ریاست حیدر آباد میں شدید فرقہ وارانہ فساد

حیدر آباد دکن ۱۶ اگست۔ ریاست حیدر آباد کے شہر نظام آباد سے شدید فرقہ وارانہ فساد کی خبر آئی ہے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندے نے خبر دی ہے کہ فساد کل شروع ہوا جس میں سو آدمی زخمی ہو گئے جن میں ۷ کی حالت نازک ہے۔ فسادیوں نے دکانوں کو لوٹ لیا اور دکانوں کو آگ لگا دی۔ بیس دکانیں اور ہوٹل جل کر راکھ ہو گئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس میں چھپوا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سیّد الاستغفار

عن شداد بن اوس عن النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سید الاستغفار ان تقول اللّٰھم انت ربّی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علیٰ عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوءُ بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت قال ومن قالھا من النھار موقنًا بھا فمات من یومہ قبل ان یمسی فھو من اھل الجنّۃ ومن قالھا من اللیل وھو موقن بھا فمات قبل ان یصبح فھو من اھل الجنّۃ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ شداد بن اوسؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ سید الاستغفار یہ دعا ہے۔ تو کہے اے خدا تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا۔ اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور تیرے عہد اور تیرے وعدے پر اپنی طاقت کے مطابق قائم ہوں۔ میں ہر ایک برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور تیری نعمتوں کی وجہ سے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس شخص نے دن کے وقت اس دعا کو پڑھا۔ اس پر یقین رکھتے ہوئے پھر وہ اسی دن شام ہونے سے پہلے مر گیا۔ تو وہ جنت والوں سے ہے۔ اور جس نے اس دعا کو رات کے وقت پڑھا۔ اس پر یقین رکھتے ہوئے پھر وہ صبح ہونے سے پہلے مر گیا۔ تو وہ جنت والوں میں سے ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

راتوں کو اٹھو اور دعا کرو

"اپنے آپ کو ٹٹولو۔ اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ۔ تو گھبراؤ نہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا صحابہؓ کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابہ رضؓ نے بھی تدریجًا تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ وہ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے ان کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا۔ اور زمین عمدہ۔ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے۔ اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اٹھو۔ دعا کرو۔ دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو۔ کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا۔ اور عملی طور سے دعا کرے گا۔ اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔" (ملفوظات)

مساجد بنانے کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور سے محلہ دار الرحمت (سابق محلہ س) میں قریبًا دس کنال زمین بغرض مسجد عطا ہو چکی ہے۔ اور اہل محلہ کو اس پر مسجد بنانے کی منظوری بھی حضور عطا فرما چکے ہیں۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں اس کا نقشہ بھی منظور ہو چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی منظوری دے چکے ہیں۔ کہ اہل محلہ جن کے مکان بن چکے یا بنانے والے ہیں۔ ان سے چندہ لیکر مسجد بنائیں۔ چنانچہ متفقہ طور پر اہل محلہ نے مسجد کا انتظام اس خاکسار کے چارج میں دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بعض اہل محلہ نے مسجد کے لئے شاندار قربانی کا نمونہ دکھایا ہے۔ تاہم ان احباب کرام کے لئے جنہوں نے ابھی تک وعدہ کرکے اپنا حصہ ادا نہیں کیا۔ یا بعض نے جواب بھی ارسال نہیں فرمایا۔ ان کی خدمت میں جلد تر مساجد بنانے کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد پیش کرتے ہوئے گذارش ہے۔ کہ اب جبکہ محلہ دار الرحمت کی مسجد کا کام شروع ہے۔ اور بڑا حصہ میٹریل کا درکار ہے۔ وہ توجہ فرما کر اپنا حصہ ادا فرما دیں۔ تا ان کے لئے اور ان کے اہل و عیال کے ذکر الٰہی کے لئے اللہ تعالےٰ کا گھر بن جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مساجد کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

(۱) "مسجد وہ مقام ہے۔ جہاں پانچ وقت زمین و آسمان کا خدا نازل ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی خوش قسمتی کی بات ہے۔"

(۲) "مسجد ایسی چیز ہے۔ جس میں داخل ہوتے ہی انسان کے جذبات ابھر آتے ہیں۔ اور وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ گو میں نے ابھی خدا کو نہیں دیکھا۔ مگر میں اس جگہ آگیا ہوں۔ جہاں لوگ خدا کو دیکھا کرتے ہیں۔ شاید کسی دن میری بھی خدا تعالےٰ کو دیکھنے کی باری آجائے۔"

(۳) "اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ تم مساجد میں مزین ہو کر جایا کرو۔"

(۴) "مسجد میں نماز پڑھنے والا [illegible]۔ جیسے دربار میں کرسی پر بیٹھا ہو۔ پس ہر احمدی کو احساس ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خدا کے دربار میں حاضر ہوا تھا۔ چوروں کی طرح جھانکنے نہیں آیا تھا۔"

(۵) "اگر تم ایسا کرلو۔ تو میرا چالیس سالہ تجربہ ہے۔ کہ اس کے بعد تمہیں مسجد بنانے کی توفیق مل جائیگی۔"

(۶) "جب مسجد بننے لگتی ہے۔ تو معلوم نہیں لوگوں کے پاس کہاں سے روپیہ آجاتا ہے۔ بہرحال روپیہ آتا ہے۔ اور مسجد تیار ہو جاتی ہے۔"

(۷) "مجھے تجربہ کے بعد یہ معلوم ہوا۔ کہ مسجد کے لئے کہیں نہ کہیں سے روپیہ آجاتا ہے۔ جب مسجد بننے لگتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کسی کے دل میں تحریک پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ پانچ سو روپیہ مجھ سے لو۔ اور ایک کمرہ بنالو۔ دوسرے دن کسی اور شخص کو جوش آجاتا ہے۔ اور وہ روپیہ پیش کر دیتا ہے۔ پس تعمیر کا فکر جانے دو۔ زمین لو اور اس کا نام مسجد رکھ لو۔ اس کے بعد ہر شخص کے دل میں احساس پیدا ہوگا۔ کہ یہ کتنی خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے لگا ہوں۔ تو وہ مسجد کی تعمیر کے لئے روپیہ دینا شروع کر دیں گے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پڑھ کر محلہ دار الرحمت کا ہر شخص جان لے۔ کہ محلہ کی مسجد کا کام شروع ہے۔ اور وہ اپنا حصہ جلد سے جلد محاسب صاحب ربوہ کے پتہ سے ارسال فرما دیں۔ اور کوپن پر لکھیں۔ کہ یہ روپیہ برائے "تعمیر مسجد محلہ دار الرحمت" ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار برکت علی خان ناظم تعمیر مسجد محلہ دار الرحمت ربوہ)

موصی صاحبان متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل موصیوں کے پتہ جات درکار ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ یا کوئی دوسرے دوست ان کے پتوں سے واقف ہوں۔ تو وہ فوری طور پر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

(۱) محمد عبد الوہاب صاحب موصی ۵۸۶۱ ولد چند و صاحب سابق سکنہ بنواڑ ضلع پٹیالہ۔
(۲) جناب خانم صاحبہ موصیہ ۶۲۳۲ بیوہ الطاف حسین خان صاحب سابق سکنہ دہلی۔
(۳) چودھری منیر احمدؐ صاحب موصی ۶۰۷۲ ولد چودھری کریم بخش صاحب سابق سکنہ لعاگوپٹی سیالکوٹ۔
(۴) طالو بی بی صاحبہ موصیہ ۶۳۲۲ بیوہ اللہ دتہ صاحب سابق سکنہ قادیان۔
(۵) فتح محمدؐ صاحب ولد فیض محمدؐ صاحب موصی ۶۰۶۲ سابق سکنہ فیروز پور شہر۔
(۶) حکیم ناظر حسین موصی ۶۲۴۳ ولد حکیم دین محمدؐ صاحب سابق سکنہ بعینی بانگر گورداسپور۔
(۷) چودھری محمدؐ افضل خان صاحب موصی ۶۳۷۲ ولد چودھری انور خان صاحب سابق سکنہ چمیانہ امرتسر۔
(۸) عبد الرزاق خان صاحب موصی ۵۷۸۹ ولد احمد دین خان صاحب سابق سکنہ پونچھ کشمیر۔
(۹) غلام محمدؐ صاحب ولد محمدؐ دین صاحب موصی ۱۱۵۹ سابق سکنہ دیوا سنگھ ضلع ملتان۔
(۱۰) مرزا بشیر احمدؐ صاحب ولد مرزا عمر حیات صاحب موصی ۱۱۵۳۱ سابق سکنہ بنوں ضلع ڈیرہ سرحد۔
(۱۱) اللہ دتہ صاحب ولد خوشی محمدؐ صاحب موصی ۱۲۲۸۱ سابق سکنہ چک ۸۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔
(۱۲) صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمدؐ صاحب موصیہ ۱۲۱۲۳ ٹانگا مشرقی افریقہ۔
(۱۳) منظور احمدؐ صاحب ولد عبد العزیز صاحب موصی ۱۳۵۹۵ سابق سکنہ لائل پور شہر۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم شیخ عبد الغنی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں مورخہ ۸/۵/۵۴ کو مختصر بیمار رہنے کے بعد اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے امانتًا دفنائے گئے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اور ہر شخص کی حتی المقدور امداد کرتے تھے۔ سلسلہ کے لئے بہت غیور واقع ہوئے تھے۔ احباب سے ان کی بلندیٔ درجات اور جنازہ غائب کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار مہر محمدؐ ابراہیم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۵۴ء

تبلیغِ اسلام

روزنامہ زمیندار کے استقلال نمبر میں "مکتوب جھنگ" کے زیرعنوان صاحب مکتوب نے تبلیغ اسلام کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم مکتوب مذکور سے متعلقہ حصہ لفظ بلفظ درج کرتے ہیں:۔

"گزشتہ دنوں جھنگ کی تبلیغی جماعت کے ایک رکن سے سرراہے ملاقات ہوگئی فرمانے لگے کہ قیام پاکستان کو آٹھ برس ہونے کو آئے ہیں۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ جن مذہبی اقدار کی حفاظت کرنا ہمارا اولین فرض تھا۔ ان سے ہم پہلوتہی کر رہے ہیں۔ اور ہماری حکومت کو اس بات کا کوئی احساس نہیں۔ اب مولوی صاحب کو کون بتائے کہ افراد کے مجموعے کا نام قوم ہوتا ہے۔ اور قوم کے منتخب افراد حکومت کہلاتے ہیں۔ اس لئے جب تک ہم اصلاح احوال پر آمادہ نہ ہوں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت اور تحریک ہمیں جمود و سکوت سے الگ نہیں کر سکتی اور نہ ہو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت اپنے فرائض سے پہلوتہی کر رہی ہے۔

ہمیں اپنے افکار میں خود تبدیلی کرنی چاہیئے۔ ہمیں حالات سے پوری بے باکی سے نبرد آزما ہونا ہی ہوگا۔ اگر آج ہم کتاب اللہ کی پہنائیوں میں کھو جائیں۔ تو ہماری تمام مشکلات ختم ہو سکتی ہیں۔ جدوجہد کے اس میدان میں آگے بڑھنے کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ تسلیم و رضا کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے پیہم جدوجہد کی جائے۔

ہمیں ان الجھنوں سے نکلنے کے لئے وسیع پیمانہ پر قومی تحریک کو جاری کرنا ہوگا۔ اس کے لئے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو خلوص اور قربانی کے زندہ پیکر ہوں۔ جن کے دلوں میں اسلام کی تڑپ ہو۔ جو ایسے نظام کی تبلیغ کے لئے ایسے ساز و سامان آراستہ ہوں۔ جن کی ان تھکوں کو ایمان و ایقان کی حدیں چھو سکیں جب اس قسم کا جذبہ پیدا ہوگا۔ یا اس کے لئے جھاڑی جائے گی۔ تو اس وقت ہم ایک ایسے نظام کی داغ بیل ڈال سکیں گے جو اسلامی نظام کے لئے راہیں ہموار کرے گا۔ اور ہم صحیح معنوں میں یہ کہہ سکیں گے۔ کہ پاکستان کے لئے جو جدوجہد تھی۔ ہم اس کے قریب پہونچتے جا رہے ہیں:

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہم تبلیغ اسلام کے لئے ایک تحریک کا آغاز کرتے ہیں۔ تو اس کے لئے کیا کیا مواقع اور لوازمات ہونے چاہئیں۔ میرے خیال میں سب سے پہلے ہمارے ملک کے ہوشمند باشعور اور مالدار طبقہ کو چاہیئے۔ کہ وہ ایثار و قربانی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی آمدنی کا کچھ نہ کچھ حصہ اس مقصد کے لئے وقف کر دیں۔ روشن دماغ علماء اور اسلام سے شغف رکھنے والے نوجوان طبقہ کو یکجا کریں۔ اور ٹھوس بنیادوں پر کام شروع کیا جائے۔ اس کے علاوہ بعض روائتیں خرابیوں کا انسداد کیا جائے۔ آجکل کفر و الحاد کے جن نظریات کا پرچار کیا جاتا ہے۔ یا دوسرے پھیلائے جاتے ہیں۔ ان کو ختم کیا جائے۔ تاکہ نوجوان طبقہ ان کے دام میں نہ الجھ سکے۔ عوام کو تہذیب مغرب اور دوسری اقوام کی محض آنکھوں کو خیرہ کرنے والی اقدار اور رسم و رواج کی چکاچوند میں الجھنے والی برائیوں سے آگاہ کیا جائے۔ تاکہ اعتقادات میں تزلزل نہ آئے اور معاشرہ میں ایک قسم کا انضباط ہو۔" (زمیندار ۱۵ اگست)

اس مکتوب کے پڑھنے سے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ آخر ہمارے ملک میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو تبلیغ اسلام کے مسئلہ کے ساتھ نہ صرف دلچسپی رکھتے ہیں۔ بلکہ اس کے متعلق سنجیدگی سے سوچنے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں۔

افسوس ہے کہ کئی صدیوں سے مسلمانوں نے تبلیغ اسلام کا کام چھوڑ دیا ہوا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ان صدیوں میں تبلیغ اسلام کا کام سرے سے ہوا ہی نہیں۔ مطلب صرف یہ ہے کہ ایک تبلیغی دین کے پیروؤں کو تبلیغ کے لئے جو جوش و خروش ہونا چاہیئے تھا وہ نہیں ہے۔ اور جو کام ہو رہا ہے۔ وہ موجودہ وسائل کے لحاظ سے اتنا کم ہے کہ گویا نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس کی بنیادی وجہ شاید یہ ہے کہ خود مسلمانوں نے اسلامی اصولوں کو مختلف عوامل کے زیر اثر چھوڑ دیا ہے۔ عوام کو تو خیر جانے دیجئے۔ وہ لوگ جن کو دین کے علم کا دعویٰ ہے بجائے مسلمان عوام کی اسلامی اخلاق کے مطابق صحیح تربیت کرنے اور اسلام کو موجودہ ماحول میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کے باہم چھوٹے چھوٹے مسائل میں جھگڑوں میں ایک دوسرے کے عقائد پر جرح قدح کرنے میں تضیع اوقات کرتے رہے ہیں۔

اب یہ حالت ہوگئی ہے جیسا کہ صاحب مکتوب نے فرمایا ہے بجائے اس کے کہ ہم خود کچھ کام کریں چاہتے ہیں کہ حکومت کرے جو کرے۔ بے شک اسلامی حکومت کا بھی یہ فرض ہے کہ اسلام کی تبلیغ میں مدد دے۔ مگر جیسا کہ صاحب مکتوب نے کہا ہے ارباب حکومت بھی تو آخر ہمیں میں سے ہیں۔ اگر عوام کی ذہنیت بلند ہوگی۔ تو جن کو وہ منتخب کر کے حکومت کا کام سپرد کریں گے وہ بھی اچھے ہوں گے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم حکومت پر زور دینے کی بجائے عوام کی ذہنیت بدلنے پر زور دیں۔ محض حکومت پر نکتہ چینی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اگر ہمارے دولت مند لوگ بجائے فضولیات پر روپیہ ضائع کرنے کے دینی کاموں پر صرف کریں۔ تو چند ہی دنوں میں ملک و قوم کی حالت بدل سکتی ہے۔ لیکن ان لوگوں کو دین کے کاموں کی طرف راغب کرنے کے لئے اہل علم کی بے غرض مساعی کی ضرورت ہے۔ اور اصل میں یہی چیز ہے۔ جس کی یہاں سخت کمی ہے۔ اگر اہل علم لوگ ان لوگوں کو دینی اور قومی ضروریات سے واقف کرانے میں اپنا وقت صرف کریں۔ تو بہت اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں:

مسلمان اور سب کچھ ہوگا۔ مگر وہ بخیل نہیں ہے۔ وہ دینی کاموں میں اپنا فالتو روپیہ صرف کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ بدک گیا ہوا ہے۔ ماضی قریب میں اس کو تلخ تجربے ہوئے ہیں۔ اکثر لوگوں نے تبلیغی اور دینی تحریکیں چلائیں۔ مگر وہ چلی نہیں۔ کیونکہ جن پر اعتبار کیا گیا وہ قابل اعتبار ثابت نہ ہوئے۔

دوسری چیز جس کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے اہل علم لوگوں کو سیاست سے زیادہ عوام کی اسلامی ذہنیت کو ابھارنے اور ان کی صحیح راہ نمائی کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو اور عوام کو فرقہ بندیوں سے الگ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور محض دوسروں کے خلاف یا حکومت کے خلاف عوام کے مذہبی جذبات کو ابھار کر اپنا اور عوام کا وقت نہیں ضائع کرنا چاہیئے۔ جو در اصل ہماری قومی اور ملی نقصان ہے:

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا سفر انگلستان و امریکہ

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کل مورخہ ۱۷/۸/۵۴ پاکستان میل سے سرکاری ڈیوٹی پر انگلستان و امریکہ کے سفر کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی بخیریت اور کامیاب واپسی کے لئے دعا فرمائیں:

درخواست ہائے دعا

جناب عبدالوہاب خان صاحب بی۔اے بی۔ایس۔سی (انجینئرنگ) ڈویلپمنٹ آفیسر ابن جناب عبدالمالک خان صاحب جو رائل سویڈش کمیشن کی پیشکش پر انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے سویڈن گئے ہوئے تھے۔ وہاں انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈی۔ای۔ایم۔ڈی (D.E.M.B) کی ڈگری حاصل کر لی ہے۔ وہ آجکل جرمنی میں عملی تربیت اور ریسرچ میں مصروف ہیں۔ اور پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔ اس میں کچھ ٹیکنیکل مشکلات حائل ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ خاکسار محمد اختر ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور (۲) میری بھتیجی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو روحانی جسمانی بیماریوں سے شفا دے۔ عبدالقادر احمدی ازمانی سیال تحصیل کبیروالا (۳) میرے عزیز بشیر احمد قریشی کشن پورہ کے گھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نورالحسن سیکرٹری مال انجمن احمدیہ کوٹلی برنگان سیالکوٹ (۴) میری لڑکی شگفتہ بعمر ۱۰ ماہ ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ سر پر چار خطرناک پھوڑے نکلے ہیں۔ جن کا اپریشن کرانا پڑا ہے۔ احباب اس بچی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار شیخ محمد یوسف زعیم انصاراللہ لائلپور

آزادی اور اس کے پانچ تقاضے

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

آزادی یا حریت ہر انسان کا حق ہے ہر ملک کے باشندوں میں آزادی کا جذبہ موجزن ہے۔ غیر ملکی طاقتیں اپنی قوت اپنے مکر و فریب اور اپنی تدبیروں سے ایک عرصہ تک اس جذبہ کو دبا سکتی ہیں۔ مگر وہ اس کو کلیتہً فنا نہیں کر سکتیں۔ انسانی فطرت آزادی چاہتی ہے۔ غلامی سے انسان کو طبعی طور پر نفرت ہے۔ فطرتی آواز کو زیادہ دیر دبایا نہیں جا سکتا۔ جس طرح دریا کے بہاؤ کو بند نہیں کیا جا سکتا سمندر کی موجوں اور لہروں کو روکا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح آزادی کے مطالبہ کو کچلا نہیں جا سکتا۔ اسے مٹایا نہیں جا سکتا۔ حکمران اور اقتدار پسند طاقتوں کو آخرکار آزادی کے مطالبہ پر جھکنا پڑتا ہے۔ آج دنیا کے غلام ممالک کی زنجیریں آہستہ آہستہ کٹ رہی ہیں۔ اور بدیشی استبداد کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے جب ساری قوموں کے حق خود اختیاری کو عملاً تسلیم کیا جائے گا۔ اور ہر ملک اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہو گا۔

آزادی حاصل کرنے کے بعد آزاد ممالک کے باشندوں کی ذمہ داریاں بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ وہ ملک کی اقتصادی خوشحالی ملک کے باشندوں کی اخلاقی و تعلیمی ترقی اور امن و امان کے قیام کے سلسلہ میں خود ذمہ وار ہوتے ہیں۔ پہلے وہ کہہ دیتے تھے اور دوسرے لوگ بھی اس کو تسلیم کر لیتے تھے کہ ملک میں جو گرانی قحط اور ابتر حالت موجود ہے وہ بدیشی گورنمنٹ کی وجہ سے ہے۔ ملک کے باشندوں کی اخلاقی گراوٹ اور تعلیمی پسماندگی بھی غیر ملکی سلطنت کی طرف منسوب کر دی جاتی تھی۔ اگر کہیں فرقہ وارانہ فساد ہوتا تھا۔ تو ہر زبان پر یہی ہوتا تھا۔ کہ بیرونی طاقت ملک میں خانہ جنگی کروا کر امن کو برباد کر رہی ہے۔ اور اپنی حکومت کو قائم رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن جب کوئی ملک آزاد ہو جاتا ہے۔ اور اس ملک کے باشندے زمام اقتدار کو سنبھال لیتے ہیں۔ اور حکومت پر ان کا قبضہ ہوتا ہے۔ تو یقیناً ہر قسم کی بدحالی اخلاقی پسماندگی اور سر پھٹول کی ذمہ داری اہل ملک کے سر ہوتی ہے۔ اور اب کسی غیر ملکی طاقت کی طرف ان عیوب کو منسوب کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ہوتا۔

آزادی کسی چیز کا نام نہیں ہے کہ انسان قانون اور ضابطۂ اخلاق سے آزاد ہو جائے۔ اور وہ دوسروں کے حقوق کو تلف کر کے اپنی مرضی کو پورا کرنے کے لئے آزاد ہو۔ یہ آزادی مادر پدر آزادی ہے۔ ملک کا کوئی بھی خواہ اس قسم کی آزادی کا حامی نہیں ہو سکتا۔ یہ شتر بے مہار آزادی ملک و قوم کے لئے ایک مہلک چیز ہے۔ آزادی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ ملک کے باشندوں کو اپنے ملک کے بہترین مفاد کے لئے اپنی مرضی اور فیصلہ کے مطابق کام کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ ظاہر ہے کہ اس آزادی کے حصول سے اہل ملک کی ذمہ داریاں بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ آزاد سلطنت اپنے تمام افراد سے بہت سے مطالبے کرتی ہے۔ اور آزادی اپنے ساتھ بہت سے تقاضے لاتی ہے۔ ان تقاضوں کو پورا کئے بغیر آزادی سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اور نہ حقیقی معنوں میں آزاد سلطنت کا قیام ہو سکتا ہے۔ بنیادی طور پر آزادی کے تقاضے مندرجہ ذیل ہیں۔

اول۔ آزاد ملک کے شہریوں میں بلند حوصلہ اعلیٰ کردار اور وسیع رواداری ہونی چاہیئے۔ جس ملک کے شہری کم حوصلہ ہوں۔ ان کا کردار پست ہو۔ ان میں رواداری کا فقدان ہو۔ وہ ملک اگر آزاد بھی ہو جائے۔ تب بھی دیر تک اپنی آزادی کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ اور نہ آزادی سے حقیقی معنوں میں فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ آزاد ملکوں کے آزاد شہری حوصلہ مند انسان ہوتے ہیں۔ وہ نظریات اور خیالات کے اختلاف کو برداشت کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔ اور باہم رواداری سے برتاؤ کرتے ہیں۔ حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ اپنے شہریوں کی تعلیم اور تربیت ایسے رنگ میں کرے۔ جس سے وہ آزاد شہری بن سکیں۔ اور آزادی کے اس اولین تقاضے کو باحسن وجوہ پورا کر سکیں۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ کہ جب شہریوں میں رواداری نہ ہوگی وہ باہم لڑتے رہیں گے۔ اور اس ملک میں ہر آن فرقہ وارانہ آگ مشتعل رہے گی۔ افراد بھی ترقی سے محروم رہیں گے۔ اور حکومت بھی لوگوں کے جھگڑوں کو چکانے میں رات دن الجھی رہے گی۔ پس آزادی کا بنیادی تقاضا یہ ہے۔ کہ آزاد ملک کے شہری وسیع المشرب اعلیٰ اور دانا ہوں۔ تنگ نظری اور تنگ ظرفی سے سخت بیزار ہوں۔

دوم۔ آزادی کا دوسرا بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ ملک کے ہر شہری کے لئے کھانے کے لئے خوراک۔ پہننے کے لئے کپڑے اور رہائش کے لئے مکان کا انتظام ہونا نہایت ضروری ہے۔ انسان کی دماغی اور روحانی قوتوں کے نشوونما پانے کے لئے لازمی ہے۔ کہ انسان ابتدائی ضروریات کے بارے میں مطمئن ہو۔ اسلام نے یہ تینوں ضروریات حکومت کے ذمے ڈالی ہیں۔ اچھی حکومت کی یہ علامت ہے کہ وہ ایسا انتظام کرے کہ اس کی سلطنت میں کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔ اور بے مکان نہ ہو۔ ہماری یہ مراد نہیں کہ لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں۔ اور حکومت ان بے کاروں کے لئے روٹی فراہم کرتی پھرے بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ حکومت ایسا انتظام کرے۔ کہ ملک کا ہر کام کرنے کے قابل آدمی اپنی قابلیت سے ملک کو فائدہ پہنچائے اور خود بھی فائدہ اٹھائے۔ البتہ جو لوگ انتہائی بڑھاپے یا بیماری وغیرہ کے باعث کام کرنے کے قابل نہ ہوں۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ ان کے احساس خودداری کو قائم رکھتے ہوئے ان کے لئے مناسب معاش کا بندوبست کرے بہرحال آزاد شہریوں کے لئے ان کی حکومت کھانے رہنے اور پہننے کا انتظام کرے۔ اور آزاد شہری اپنی سلطنت کے ساتھ اس بارے میں پورا پورا تعاون کریں۔

سوم۔ آزادی کا تیسرا تقاضا یہ ہے کہ ملک کی ساری آبادی کو بنیادی تعلیم دی جائے اور آئندہ نسل کے ہر بچے کی دماغی قوتوں کو پورے طور پر بروئے کار لانے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ عام تعلیمی امور میں راہ نمائی اور امداد کے علاوہ آزاد حکومت کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ اپنے شہریوں کی صنعتی ترقی کا خاص خیال رکھے۔ آزادی کا تقاضا ہے کہ عوام کی ایسی تعلیمی اور صنعتی تربیت کی جائے کہ ملک خود کفیل ہو جائے۔ اور اسے اپنی ضروریات کے لئے دوسرے کسی ملک کا دست نگر نہ ہونا پڑے۔ یہ ایک مسلمہ سچائی ہے کہ صنعتی استقلال کے بغیر کوئی ملک حقیقتاً آزاد ہو ہی نہیں سکتا۔ صنعتی تعلیم کے ذریعے ملک سے بے کاری بھی دور ہوگی۔ اور ملک کی سب ضروریات خود اسی ملک سے پوری ہوں گی۔ صنعتی تعلیم اپنے وسیع مفہوم کے لحاظ سے زراعتی اور دفاعی امور سے تعلق رکھنے والی ایجادات اور طریقوں کے علم پر بھی حاوی ہے۔ گویا آزادی کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک ملک کا ہر بچہ تعلیم یافتہ نہ ہو جائے۔ ملک کا ہر ہاتھ کام پر نہ لگ جائے اور ملک کا ہر دماغ سوچنے کا عادی نہ بن جائے۔ بہرحال تعلیم کی ترویج اور علوم کی اشاعت آزادی کا بنیادی تقاضا ہے۔

چہارم۔ آزادی ایک قیمتی موتی ہے۔ اور آزاد سلطنت خداوند تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ آزادی کا طبعی تقاضا ہے کہ اس کی قدر کی جائے۔ اور ملک کے تمام باشندے اس آزادی کی حفاظت کے جذبہ سے سرشار ہوں۔ یہ تقاضا تبھی پورا ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہر فرد کو اس نعمت کا پورا پورا احساس ہو۔ اور وہ اس کی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے آمادہ ہو۔ مجموعی طور پر اس فرض کی ادائیگی کی یہ صورت ہوگی۔ کہ آزاد سلطنت کے پاس مضبوط اور جدید اسلحہ سے مسلح فوج ہو۔ ایسی فوج ملک کے وفادار نوجوانوں سے مرکب ہوگی۔ جو اپنے ملک کی خاطر ہر قربانی کے لئے کمربستہ ہوں۔ اور تمام ملکی سرحدوں کو جان دے کر بچانے کا عزم رکھتے ہوں۔ سچی بات یہ ہے کہ موجودہ دور میں طاقتور سلطنتیں اپنی آزادی کو محفوظ رکھ سکتی ہیں کمزوروں کی آزادی کوئی آزادی نہیں۔ وہ آج بھی غلامی سے بدل سکتی ہے۔ اور کل بھی بدل سکتی ہے۔ پس آزادی کا تقاضا ہے کہ اس کی حفاظت ملک کے بہترین دماغوں۔ بہترین ہاتھوں اور بہترین بازوؤں سے کی جائے۔ کوئی عقلمند آزاد ملک آزادی کے اس بنیادی تقاضے سے غافل نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ غفلت کرے گا۔ تو قدرت کا دائمی قانون اپنا کام کرنے سے رک نہیں سکتا۔

پنجم۔ آزادی کا پانچواں تقاضہ یہ ہے کہ آزاد افراد کے حقوق ہر طرح سے محفوظ ہوں۔ ملکی نظام ایسے طرز پر چلایا جائے کہ کسی طبقہ کو جائز رنگ میں یہ شکایت پیدا نہ ہو۔ کہ ہم سے بے انصافی ہو رہی ہے۔ ملک کا قانون سب کے لئے یکساں ہو۔ کسی قسم کے طبقاتی تفاوت کو برداشت نہ کیا جائے۔ اور بحیثیت انسان سب کو برابر درجہ حاصل ہو۔ عدالتوں سے انصاف کے حصول میں کوئی دقت نہ ہو۔ اور کسی شخص کو دادرسی سے محروم نہ کیا جائے۔ جس ملک میں یہ حالت پیدا نہ ہو۔ وہ دراصل غلام ہی ہے۔ خواہ وہ اپنی آزادی کے کتنے بلند بانگ اعلان کرتا ہے۔ آزادی کا تعلق اینٹ اور گارے کے مکانات سے نہیں ہے۔ بلکہ انسانوں کے دماغوں اور دلوں سے ہے۔ ضروری ہے کہ انسان کا دماغ اس پہلو سے مطمئن ہو۔ کہ اس کی انسانیت کو داغدار نہ کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی اس پر ظلم کرتا ہے۔ تو اس ظلم کے ازالہ اور اپنے حقوق کے حصول میں اسے کوئی دقت نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ آزاد حکومت کی آزاد عدالتوں سے بلا روک ٹوک ایسا انصاف حاصل کر سکتا ہے۔ جس کی بنیاد سچائی اور دیانت پر ہوگی۔ اس میں کسی قسم کی رورعایت نہ کی جائیگی۔ اس طرح کوئی شخص پورے طور پر اپنی آزادی کو محسوس نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کا دل اس یقین سے لبریز نہ ہو کہ میرے عقائد میرے جذبات اور میرے اعمال میں میری کسی طرح دلشکنی نہ کی جائیگی بلکہ مجھے عقیدہ رکھنے۔ عقیدہ کے اظہار کرنے اور عقیدہ پر عمل کرنے کی پوری پوری آزادی ہوگی۔

اصلاحِ اخلاق و اعمال کی عام دعوت

دیوبند کے ماہنامہ "تجلّی" کا ایک فکر انگیز مقالہ

از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

ہم اپنے شاندار ماضی پر جب نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہماری روحیں بوجہ خوشی و مسرت وجد میں آنے لگتی ہیں۔ کتنا اچھا اور خوشکن ہمارا ماضی تھا۔ جس کی قدر و منزلت کے نہ صرف اپنے بلکہ اغیار بھی معترف دکھائی دیتے ہیں۔ وہ کونسا روحانی مقام تھا۔ جو ہم نے حاصل نہ کیا۔ دنیوی اعتبار سے کونسی نیک شہرت تھی۔ جسے اہل دنیا ہماری طرف منسوب نہ کرتے تھے۔ علم و فضل کے میدان میں ہم نے بے مثل اساتذہ پیدا کئے۔ فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد اور ابن ماجہ جیسی نامور اور قابل فخر ہستیاں ہم نے پیدا کیں۔ حاذق طبیب لوگوں کی صف اول میں ہمارے شیخ بو علی سینا کا نام تاریخ کے اوراق پر روشن نظر آ رہا ہے۔ کیا دنیا والے ہمارے روحانی اسلاف۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ۔ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام غزالیؒ۔ اور حضرت امام رازیؒ جیسے علامہ اور فقیہہ انسانوں کی امثلہ اپنے ہاں دکھا سکتے ہیں؟ گزشتہ صدیوں میں حضرت محی الدین ابن عربیؒ، حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ جیسے حقائق و معارف سے آشنا مقدس انسان جو اسلام کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ کیا دیگر قومیں ان جیسے اوصاف والے لوگ پیدا کر سکیں۔ زمانہ شاہد ہے کہ ہمارے روحانی اسلاف اپنے اخلاق و اطوار افعال و اعمال اور عدیم المثال کارناموں کی وجہ سے آسمانِ شہرت میں آج بھی درخشندہ ستارے بن کر جگمگا رہے ہیں۔ جن کی روشنی آج بھی تاریک و تار دلوں کو منور کر رہی ہے۔

یہ تو ہم نے زمانہ نبویؐ کے بعد چند بزرگان عظام کا کسی قدر ذکر کیا ہے۔ آپ ذرا اس سے قبل کی صدیوں کے فرزندان اسلام اور شمع رسالت کے پروانوں کی ایک طویل فہرست پر نگاہ ڈالیں تو آپ کی زبان سے بے ساختہ سبحان اللہ سبحان اللہ کے الفاظ جاری ہونے لگیں گے۔ سچ پوچھو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی نظیر آپ تھے ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ساعت ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ان کے مقدس نام سننے سے ہمارے جسموں میں زندگی کی ایک لہر دوڑنے لگتی ہے۔ ان کے عدیم النظیر اور عظیم الشان کارنامے ہمارے سامنے آنے سے ہمارے قلوب اپنے اندر ایک نیا ایمان اور نئی روح پاتے ہیں۔ غرض ہمارے روحانی اسلاف واقعی قابل فخر اور صد ستائش کے لائق ہستیاں تھیں جن پر ہم کو بجا ناز ہے۔

مگر جتنا ہمارا ماضی شاندار تھا، اتنا ہی ہمارا حال یاس انگیز ہے۔ ہمارے اخلاق و اطوار بگڑ گئے۔ ہمارے دلوں سے روحِ ایمان پرواز کر گئی۔ عوام تو الگ رہے، ہمارے رہنمایانِ قوم بھی اپنے فرائض منصبی سے بالکل غافل ہو گئے۔ اور امت مسلمہ گوناگوں مشکلات و مصائب کا شکار ہو گئی۔ اور غیروں نے آئے دن اس پر اپنا تسلط جمانا شروع کر دیا۔ ہمارے تنزل اور پستی کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب مسلمانوں کا اپنے فرائض سے تغافل ہے۔ بالخصوص وہ طبقہ جس کے سپرد خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی رہبری اور رہنمائی کی تھی۔ جنہیں کشتیٔ دینِ متین کا ناخدا سمجھا جاتا تھا۔ وہی آج قعرِ مذلت میں گرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ اور انہیں اس امر کا احساس نہیں۔ کہ تبلیغِ دین بھی کوئی اہم کاموں میں سے کام ہے۔ جس کی سرانجام دہی ہمارا اولین فرض ہے۔ یہ اسی غفلت و لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔ کہ ہزاروں ہزار لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے سادہ لوح مسلمان صلیب پرست عیسائیوں اور دیانندی مہاشوں کا شکار بن گئے۔ اور آج بھی بھارت میں سینکڑوں مسلمان کہلانے والے شدھی کے دام ضلالت میں آ رہے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب بالعموم دینی علوم کے ماہر اپنے حقیقی فرائض سے محض غافل ہیں۔ تو آخر وہ کر کیا رہے ہیں؟ کوئی نہ کوئی مشغلہ تو ہونا چاہیئے۔ سو اس سلسلہ میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ بلکہ انہی کے ایک رفیق جناب مولوی ابو محمد امام الدین صاحب رام نگری کے الفاظ میں اپنے ناظرین کے سامنے حقیقت حال عرض کرتے ہیں۔ رسالہ "تجلّی" دیوبند کی سال رواں کی ایک اشاعت میں جناب مولوی صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ

"امت مسلمہ میں علمائے دین کا گروہ جس کے لئے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاءؑ کے مثیل ہیں۔ لیکن اب اس حدیث کا تعلق محض علماء کی فضیلت تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کا یہ مفہوم باقی نہیں رہا۔ کہ دنیا کے متعلق امت مسلمہ کے علماء کی ذمہ داری وہی ہے۔ جو بنی اسرائیل کے متعلق ان کے علماء کی ذمہ داری تھی۔

اب ہمارے علماء کا کام رہ گیا ہے مذہبی بحث و مناظرہ۔ ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق۔ مسلمانوں کو عام اجازت دے دینا کہ چند مذہبی رسوم و اعمال کی حد تک تمہاری تنظیم و اجتماعیت کافی ہے۔ باقی معاملات زندگی کے لئے تمہیں آزادی ہے۔ تم کافر و ملحد، بے خدا، دشمنِ اسلام۔ جس گروہ نظام میں چاہو۔ داخل ہو جاؤ۔ تم بھول کر بھی یہ تصور نہ کرنا۔ کہ تم بھی کسی ربانی نظام زندگی کے حامل ہو۔ اور امین ہو۔ یا خدا نے تمہیں دنیا کی امامت و پیشوائی کے منصب پر سرفراز فرمایا تھا۔ تمہارا کام صرف دوسروں کی اطاعت لیس روی ہے۔ اور اسی میں تمہاری فلاح و نجات ہے۔ یا پھر اس سے آگے بڑھ کر مسلمانوں کے جلسوں میں نیم دینی اور نیم لادینی وعظ و تقریر فرمانا یا مروجہ لادینی تعلیم پر گریہ و ماتم کرتے ہوئے بچوں کے لئے مذہبی تعلیم کے مدرسے چلانا۔ اللہ! اللہ!!۔

مانے نہ کوئی مد ہے ہر جذر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

ہمارے علماء کبھی بھول کر بھی یہ خیال نہیں فرماتے۔ کہ وہ جس دین کے علمبردار ہیں ان کا تعلق صرف مسلمانوں سے نہیں ہے۔ دنیا کی تمام قوموں سے ہے۔ ان پر صرف مسلمانوں کا ہی حق نہیں ہے۔ دنیا کی دوسری قوموں کا بھی حق ہے۔ اگر وہ آج کے ماحول کو اقامت دین کی دعوت کے لئے ساز گار نہیں سمجھتے۔ تو اخلاق و معاملات ہی کی اصلاح کی تحریک لے کر اٹھیں۔ اور مسلم و غیر مسلم کے فرق و امتیاز سے بلند ہو کر باشندگانِ ملک کو اصلاح اخلاق و اعمال کی دعوت دیں۔ اس میں تو کسی قیامت کے برپا ہو جانے کا بھی اندیشہ نہیں ہے۔ ملک کے عوام سماجی بد اخلاقی، معاشی لوٹ۔ کاروباری بد معاملگی خیانت و بے ایمانی، جبر و استبداد، ظلم و بے انصافی سے سخت نالاں اور بیزار ہیں۔ ہمارے علماء کا ایک ملک گیر نظام ہے۔ ہر طرف اس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر وہ ایک عوامی اخلاقی و اصلاحی تحریک لے کر اٹھیں۔ تو عوام پورے جوش کے ساتھ ان کا خیر مقدم کریں گے۔ اور خواص کے نیک نفس جو مسلم و غیر مسلم کم و بیش سب ہی موجود ہیں۔ اس تحریک کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھیں گے۔"

(ماہنامہ "تجلّی" دیوبند جلد ۵ نمبر ۱ صفحہ ۳۵ تا ۳۶ ۱۹۵۶ء)

دیوبند کے ماہنامہ "تجلّی" کے مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ وقت آپس کی خانہ جنگیوں کا نہیں ہے۔ اس طرح تو ہم اپنی رہی سہی عزت و وقار کو بھی کھو بیٹھیں گے۔ بلکہ یہ زمانہ عملی قربانیوں کا زمانہ ہے۔ ہر قوم اپنے مقصد اور مدعا کے حصول کے لئے میدانِ عمل میں سرگرمی سے جد و جہد کر رہی ہے۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر کر رہی ہے۔ ہمارے سپرد خدا تعالیٰ نے جو کام کیا ہے۔ وہ اپنی ذات میں نہایت اہم اور کٹھن کام ہے۔ اس کام کو جب تک ہم پوری ہمت اور استقلال و جانفشانی سے سرانجام نہ دیں گے۔ ہماری فتح و کامرانی مشکل امر ہے۔ اسلام کی موجودہ نازک حالت اور مسلمانوں کی تباہ حالی ہمیں پر زور الفاظ میں دعوت عمل دے رہی ہے۔ اور دنیا میں ابھی کروڑوں کروڑ اور اربوں ارب انسان جادۂ مستقیم سے کنارہ کش ہیں۔ جنہیں ہم نے پیغام حق پہنچانا اور حلقہ بگوش اسلام کرنا ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری عملی حالت اسلام کی آئینہ دار ہو۔ اگر ہم اپنے گذشتہ روحانی آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چل کر باہمی جھگڑوں اور خانہ جنگیوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اور میدانِ عمل میں معروف ہوں۔ تو ہمارا حال ہمارے شاندار ماضی کی سی دلکش اور روح پرور بہار دکھا سکتا ہے۔ اور آج بھی ہماری کھوئی ہوئی شان و عظمت واپس لوٹ سکتی ہے۔ اور ہماری روحانی مملکتیں از سرِ نو دنیا پر قائم ہو سکتی ہیں۔ پس ضرورت ہے تو اس امر کی کہ ہم اپنے اندر سچا اخلاص قوتِ عملیہ اور جذبۂ ایمانی پیدا کریں۔ اور اس میدان میں ایسا قدم اٹھائیں۔ کہ ایک دفعہ پھر ابنائے آدم ہمارے اوصاف اور عظیم الشان کارناموں کو دیکھ کر ہماری تعریف و توصیف کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اور اس طرح ہم اپنے عمل سے دنیا والوں کے لئے قابل رشک نمونہ بن سکیں۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ آمین اللّٰھم آمین۔

وصایا مندرجہ ذیل منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۹۲۷ میں طفیل احمد ولد چوہدری فتح دین صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ فتح دین ڈاکخانہ گمبٹ ضلع ریاست خیرپور میرس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۷۰ روپے بوجہ الاؤنس ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: طفیل احمد باجوہ معرفت رحمت علی دوکاندار گمبٹ ریاست خیرپور میرس سندھ۔ گواہ شد: بقلم خود نتھے خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نتھے خان خیرپور میرس (سندھ)۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۱۸ میں غلام فاطمہ زوجہ شیخ عبد الحق صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ جائداد حق مہر/۲۰۰ روپیہ جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی کانٹے وزن آٹھ ماشہ قیمت/۸۰ روپیہ زیور نقرہ ۲۹ تولہ قیمت ۳۸/۸ کل میزان ۳۱۸/۸ روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ اور جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: غلام فاطمہ موصیہ۔ گواہ شد: عبد الحق خاوند موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۲۳ میں غلام رسول ولد پیر بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ماموں کانجن ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ربوہ محلہ الف دارالیمن میں ایک کنال زمین قطعہ ۱۲ ہے۔ جس میں میرا بھائی برابر کا حصہ دار ہے۔ اور کوئی میری جائداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اس کے حصہ کی مالک ہوگی۔ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں تجارت کرتا ہوں جس کی آمد/۳۰ روپیہ ماہوار ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ العبد: غلام رسول بقلم خود موصی۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ۔ گواہ شد: محمد ابراہیم محلہ دارالصدر ربوہ۔

وصیت نمبر ۱۳۹۲۶ میں حافظ محمد عبید اللہ ولد مولوی چراغ الدین صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) ایک مکان مع صحن مشتمل بر دو کمرہ پختہ محلہ واقعہ مختصیل الہ شہر گوجرانوالہ قیمتی اندازاً/۲۰۰۰ روپیہ ہم چار بھائیوں میں مشترک ہے۔ اس میں میرا حصہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں (۲) لیکن میں اس وقت طالب علم ہوں۔ اور مجھے مبلغ ۱۵ روپے وظیفہ ایک دوست سے ملتے ہیں۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا (۳) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ جس قدر میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کر دی ہے تاکہ سند رہے۔ العبد: حافظ غلام محمد عبید اللہ عابد بقلم خود۔ گواہ شد: چوہدری خلیل احمد حسنی گھوڑ وال چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد: فیض احمد انسپکٹر بیت المال بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۳۹۲۸ میں خلیل احمد ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۲۱ گھوڑ وال ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد جو کہ مبلغ ۶۵ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ زندگی بھر اپنی آمد کا ماہوار ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کر دی ہے تاکہ سند رہے۔ العبد: خلیل احمد حسنی بقلم خود چک ۱۲۱ ج ب گھوڑ وال۔ گواہ شد: چوہدری عبد السمیع حسنی سیکرٹری مال چک مذکور۔ گواہ شد: فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۰ میں محمد اقبال ولد غلام محمد قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن کوچہ خاتم بندان چوک نواب صاحب اندرون موچی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ جون ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ ماہوار آمد اس وقت تقریباً/۲۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز بعد میری موت کے جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: محمد اقبال بٹ مکان نمبر ۱۵۷ کوچہ خاتم بندان چوک نواب صاحب اندرون موچی دروازہ لاہور۔ گواہ شد: ڈاکٹر احمد علی صدر حلقہ دہلی دروازہ لاہور۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۲ میں محمد صادق ولد چوہدری غلام دین صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت ۳۵-۱۹۳۴ء ساکن کبیر والا حال خانیوال ضلع ملتان ڈاکخانہ خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کسی قسم کی اس وقت تک نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ/۷۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ العبد: محمد صادق گھمن پٹواری مال۔ گواہ شد: سلطان احمد ایم اے گورنمنٹ ہائی سکول خانیوال۔ گواہ شد: نواب الدین احمد مولوی فاضل سیکرٹری وصایا خانیوال۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۳ میں چوہدری محمد یوسف ولد چوہدری صاحب دتہ صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ۱۹۱۵ء ساکن سکھو حال چناب ویسٹ بنک ڈاکخانہ ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد محترم بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: چوہدری محمد یوسف۔ سٹور ایشو ریچ ڈیپارٹمنٹ سکھر حال چناب ویسٹ بنک ڈاکخانہ ضلع مظفر گڑھ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: قریشی عبد الرحمن سیکرٹری حال سکھر۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۶ میں اللہ دتہ ولد نبی بخش قوم ارائیں پیشہ زمیندار عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ نور محمد مہاجر ڈاکخانہ لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔

منقولہ جائداد دو راس بھینس جن کی قیمت مبلغ/۵۰۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ غیر منقولہ گیارہ ایکڑ زمین واقعہ گوٹھ نور محمد مہاجر جو کہ عارضی الاٹمنٹ گورنمنٹ کی طرف سے ملی ہے۔ اس کی سالانہ آمد تقریباً مبلغ/۵۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: اللہ دتہ ولد عیسو۔ گواہ شد: رحمت اللہ ولد عیسو۔ گواہ شد: علی گوہر سیکرٹری مال۔ گواہ شد: محمد دین ولد اقبال دین۔

وصیت نمبر ۱۳۹۳۹ میں بشیر احمد ولد میاں حسین بخش صاحب قوم احمدی پیشہ دوکانداری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ڈاکخانہ ریاست خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ دس مرلہ محلہ دار الرحمت قادیان میں تھی۔ جس میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ آمد بذریعہ دوکانداری جو کہ تقریباً ماہوار مبلغ/۲۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور آمد کی کمی بیشی سے مرکز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: بشیر احمد کریانہ مرچنٹ۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی بقلم خود۔ گواہ شد: عبد المجید امام الصلوٰۃ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۳۹۴۰ میں ثناء اللہ ولد عبد الحق صاحب نور قوم مشکن پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ڈاکخانہ خاص ضلع ریاست خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد کا ذریعہ ایک دوکان کرونڈی میں ہے۔ جس سے مجھ کو اندازاً/۵۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کچھ زمین ریاست میں الاٹ ہے۔ اس سے بھی اندازاً دس روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے ماسوا اس کے میری کوئی جائداد نہیں۔ دوکان کی مالیت اندازاً دو ہزار کی ہے۔ میں اس دوکان اور زمین کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ اور جو کوئی جائداد پیدا کروں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد بھی اگر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: ثناء اللہ بقلم خود کرونڈی۔ گواہ شد: محمد یعقوب برادر حقیقی موصی کرونڈی۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ خان سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۳۹۴۳ میں مستری حسن محمد ولد مہر الدین صاحب پیشہ لوہار عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن کرونڈی ڈاکخانہ خاص ضلع خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اور آمد ماہوار بذریعہ مزدوری مبلغ/۳۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: مستری حسن محمد بقلم خود۔ گواہ شد: عبد المجید امام الصلوٰۃ کرونڈی۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ خان سیکرٹری مال کرونڈی ضلع خیرپور میرس (سندھ)

وصیت نمبر ۱۳۹۴۷ میں رحمت اللہ ولد چوہدری قادر بخش قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن گوٹھ نور محمد ڈاکخانہ لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ تین ایکڑ اراضی واقعہ چک ۳۵ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور میں عارضی الاٹمنٹ ملی ہوئی ہے۔ اس کی آمد سالانہ مبلغ/۱۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: رحمت اللہ موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد الدین ولد جمال دین۔ گواہ شد: اللہ دتہ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔

وصیت نمبر ۱۳۹۴۸ میں علی احمد ولد عیسو قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ نور محمد ڈاکخانہ لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ منقولہ جائداد ایک راس بھینس قیمت مبلغ/۳۰۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ غیر منقولہ جائداد ۱/۲ ۷ ایکڑ زمین نہری واقعہ گوٹھ نور محمد مہاجر ضلع نواب شاہ میں الاٹمنٹ عارضی ملی ہوئی ہے۔ اس کی آمد سالانہ مبلغ/۳۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: علی احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد: چوہدری علی گوہر سیکرٹری مال۔ گواہ شد: محمد دین قائد خدام الاحمدیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۹۴۹ میں علی محمد ولد چوہدری دین محمد قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن گوٹھ علی محمد ڈاکخانہ ریاست روڈ ضلع خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد تیس ایکڑ نہری و بنجر واقعہ گوٹھ علی محمد دیہہ آڑی ضلع خیرپور میرس میں ہے۔ جو کہ ابھی گورنمنٹ کی طرف سے پوری ملکیت حاصل نہیں ہوئی۔ ابھی قسط ادا کرنی ہے۔ اور میں اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اس جائداد کی آمدن سالانہ مبلغ/۱۰۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ منقولہ جائداد چار راس بھینس ایک راس گھوڑی جن کی قیمت مبلغ/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: علی محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: نعمت علی فرزند حقیقی موصی۔ گواہ شد: چوہدری حبیب اللہ سیکرٹری مال جماعت کرونڈی سندھ

مجھے یقین ہے تمام اسلامی ممالک متحد ہوکر خوشحالی، ترقی اور امن کی راہ پر گامزن رہیں گے

ملک کی ترقی اور خوشحالی کی خاطر تمام پاکستانیوں کو متحد ہو کر کام کرنا چاہیئے

یوم استقلال کی تقریب پر وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

کراچی ۱۶ اگست۔ یوم استقلال کے موقعہ پر وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج یہاں ایک جلسۂ عام کو خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کو نوٹس دیا۔ کہ ہر مسجد کی بے حرمتی یا اسے مندر میں تبدیل کرنے کی کوشش اور ہندوستان میں مسلمان کا بہایا ہوا ایک قطرۂ خون بھی دنیائے اسلام کے اس عزم اور استحکام کو اور زیادہ مضبوط کر دے گا۔ کہ وہ برائی اور بدی کی ان قوتوں سے برسرِ پیکار رہو۔ جن سے انہیں خطرہ درپیش ہے۔

وزیر اعظم پاکستان جہانگیر پارک میں اپنی تقریر میں ان تشویشناک خبروں کا ذکر کر رہے تھے کہ مسلمانوں کو زبردستی تبدیل مذہب پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اور ان کی مساجد کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم نے اپنی پینتالیس منٹ کی تقریر میں اس امر کا اعتراف کیا کہ ہندوستان سے تعلقات بہتر بنانے کے لئے ان کی پرزور اور مخلصانہ کوششیں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ اور یہ معاملہ ہمارے لئے انتہائی تشویشناک ہے۔

وزیر اعظم نے کہا۔ کشمیر کے چالیس لاکھ عوام کو ہندوستان کی جبری غلامی میں رکھا نہیں جا سکتا۔ اور ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک ہمیں یہ یقین نہ ہو جائے۔ کہ آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ میں انہیں اپنے آزادانہ ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔

وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں تنازعہ کشمیر کو اس علاقہ کے امن و امان کے لئے سخت خطرہ قرار دیا۔ آپ نے کہا۔ اس مسئلہ کا حل بہت ضروری ہے۔ آپ نے دنیا کے تمام امن پسند ممالک سے اپیل کی۔ کہ وہ اس امر کی کوشش کریں۔ کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

وزیر اعظم نے اپنی تقریر کے آغاز میں خدائے قدوس کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے قوم کو یہ قوت اور عزم دیا۔ کہ پچھلے سات سال سے تمام مشکلات پر قابو پا سکے۔ آپ نے یہ تنبیہہ کی۔ کہ ابھی تک سمندر میں طوفان ہے۔ اور راستہ مشکلات سے بھرپور ہے۔ مگر ہم اپنے عزم سے ان مشکلات پر قابو پا لیں گے۔ آپ نے قائد اعظم اور قائد ملت مرحوم کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ پاکستان کے معمار اور بانی کے لئے دعا کریں۔

وزیر اعظم نے اپنی تقریر کا بیشتر حصہ مشرقی پاکستان کے واقعات پر صرف کیا۔ آپ نے مشرقی بنگال میں سیلاب کے المناک حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے عوام سے پرزور اپیل کی۔ کہ وہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ریلیف فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ آپ نے کہا۔ مس فاطمہ جناح کی صدارت میں مشرقی اور مغربی پاکستان ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو یہ فنڈ اکٹھے کر رہی ہے۔ وزیر اعظم نے یہ انکشاف کیا۔ کہ امریکہ بھی ڈاکٹروں کی ایک ٹیم بھیج رہا ہے جو وباؤں اور دوسری بیماریوں کی روک تھام کے لئے مشرقی بنگال کے نظم و نسق کی امداد کرے گی۔ — وزیر اعظم نے دشمنوں کے اس پراپیگنڈا کی پرزور مذمت کی۔ کہ مرکزی حکومت کا مشرقی بنگال سے رویہ ہمدردانہ نہیں ہے۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ تقسیم ملک کے بعد صوبوں کو سولہ کروڑ روپے کی جو امداد دی گئی ہے۔ اس میں مشرقی پاکستان کا حصہ چھ کروڑ چالیس لاکھ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ پٹ سن کے برآمدی محصول کی آمدنی میں سے مشرقی پاکستان کو دو تہائی آمدنی ملتی ہے۔ اس کے برعکس مغربی پاکستان کو کپاس کے برآمدی محصول سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔ آپ نے کہا مرکزی حکومت مشرقی بنگال کو مضبوط اقتصادی بنیادوں پر کھڑا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اور صوبہ میں دفعہ ۹۲ اسی وقت تک نافذ رہے گی۔ جب تک یہ انتہائی ضروری ہے۔

وزیر اعظم نے قوم کو یہ خوشخبری سنائی۔ کہ ملکی آمدنی میں دس کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اس سال میں سات کروڑ روپے کی مزید آمدنی ہوگی۔ — وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مہاجرین کو بسانے کے کام کی رفتار سے وہ پوری طرح مطمئن نہیں ہیں۔ مگر کراچی میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کامیاب طریقہ سے کوشش شروع ہوئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ مہاجرین کا مسئلہ ابھی تک جاری ہے۔ اور قریباً چھ لاکھ اشخاص صرف کھوکھراپار کے راستے داخل ہوئے ہیں۔

وزیر اعظم نے بین الاقوامی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے امریکہ اور ترکی کے ساتھ پاکستان کے معاہدے کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا۔ ہندوستان نے امریکہ پاکستان فوجی معاہدے کی پرزور مخالفت کی ہے۔ مگر ہم ہندوستان کو خوش کرنے کے لئے اپنی پالیسی مرتب نہیں کر سکتے" بلکہ اپنے مفاد کا خیال رکھیں گے۔

وزیر اعظم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ مصر اور ترکی کے وزرائے اعظم کا پرجوش خیر مقدم کریں۔ جو پاکستان کے مہمان کی حیثیت سے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ وہ شاہ سعود اور وزیر اعظم مصر کی اس مخلصانہ خواہش سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ کہ تمام مسلمان ممالک متحد ہو کر کام کریں۔ آپ نے اس یقین محکم کا اظہار کیا۔ کہ دنیائے اسلام کے تمام ممالک متحد ہو کر خوشحالی۔ ترقی اور امن کی راہ پر گامزن ہوں گے۔

وزیر اعظم نے عوام سے متحد ہونے کی پرزور اپیل کی۔ آپ نے کہا۔ تمام صوبے اور ریاستیں پاکستانی گاڑی کے پہیئے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے جب تک یہ تمام پہیئے اکٹھے نہیں چلیں گے ملک ترقی اور کامرانی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا۔ ہمارا تہذیب۔ مذہب تمدن۔ سماج زندگی کا زاویۂ نظر مشترک ہے۔ اس لئے پاکستان کے دونوں حصوں کو مل کر اس گاڑی کو چلانا ہوگا۔

جلسہ میں کابینہ کے اراکین۔ اعلیٰ سرکاری افسر اور خواتین کثیر تعداد میں شریک تھیں۔ اور جلسہ کی صدارت کراچی مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایس۔ ایم توفیق نے کی۔

م کا اچھا موقعہ ملتا ہے یہ میلے صنعتی اور سماجی ترقی کے لئے بھی بہت ضروری ہیں۔ میلے میں خواتین نے بہت سے سٹال لگا رکھے تھے۔ بیگم صاحبہ گورنر پنجاب نے تمام سٹالوں کا معائنہ کیا۔ اور عورتوں کی سلائی اور کشیدہ کاری کے کام کی تعریف کی۔ میلے میں بچوں کی تفریح کے لئے متعدد جھولے لگائے گئے تھے۔ ہاتھی کی سواری اور دیگر تفریحات کا بھی انتظام تھا۔ شام کے چھ بجے تک قریباً بیس ہزار عورتوں اور بچوں نے یہ میلہ دیکھا۔

پاکستان کی تعمیر میں پنجاب کی عورتوں نے — بہت بڑا حصہ لیا ہے —

بیگم حبیب ابراہیم رحمت اللہ کی لاہور میں تقریر

لاہور ۱۵ اگست۔ کل جشن استقلال پاکستان کے سلسلے میں لاہور میں حکومت پنجاب کے زیر اہتمام عورتوں اور بچوں کا جو میلہ باغ میں منعقد ہوا۔ اس کا افتتاح کرتے ہوئے گورنر پنجاب کی بیگم صاحبہ نے کہا۔ کہ پنجاب کی عورتوں نے پاکستان کی تعمیر میں بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ آج جشن آزادی کے موقع پر ایک بار پھر ہمیں تہیہ کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم ہر وقت اور ہر حال میں دل و جان سے اس گلشنِ آزادی کی باغبانی کریں گی۔ اور خاص طور پر اپنے ملک کی عورتوں اور بچوں کی بہبود اور ترقی کے لئے کوشاں رہیں گی۔

میلہ کے انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے کہا۔" مجھے خوشی ہے۔ کہ اس میلے کا انتظام بڑی خوبی سے کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ ہماری بہنیں اپنی خوشی اور محبت سے پاکستان کی ترقی کے دوسرے کاموں میں بھی حصہ لیں گی۔ مجھے یہ معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ آپ لوگ اکثر ایسے میلے کرتے ہیں۔ جن میں ایک دوسرے کو ملنے اور جاننے ص

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ امۃ الرشید کا نکاح میر محمد سعید ولد میر احمد سعید صاحب ساکن حیدر آباد دکن حال کراچی کے ہمراہ بعوض گیارہ صد روپیہ حق مہر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی امیر جماعت احمدیہ گجرات نے مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۴ء کو پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے برکات کا موجب بنائے۔ آمین۔

ملک عطاء اللہ احمدی گجرات

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ربوہ میں یوم آزادی کی تقریب

ربوہ ۱۴ اگست:- لوکل انجمن کے زیر اہتمام ربوہ میں یوم آزادی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ پروگرام کے مطابق جملہ مساجد میں صبح کی نماز کے بعد استحکام پاکستان کے لئے خشوع و خضوع سے دعائیں کی گئیں۔ صبح ۸ بجے دفاتر جماعت احمدیہ پر جھنڈے لہرائے گئے۔ ساڑھے سات بجے سے نو بجے تک مسجد مبارک میں اہالیان ربوہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے اور جناب شیخ عبد القادر صاحب فاضل سلسلہ احمدیہ نے علی الترتیب تقاریر کیں۔ اور بتایا۔ کہ پاکستان نے سات سال کے عرصہ میں باوجود مخالف حالات کے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اگر پاکستان کے باشندے اپنے فرائض منصبی کو پوری طرح سمجھ لیں۔ تو چند ہی سالوں میں پاکستان بہترین ملک بن سکتا ہے۔ تقاریر کے علاوہ مبشر احمد صاحب طالب علم جماعت دہم، مبشر احمد صاحب طالب علم جماعت نہم اور جناب مجاہدی صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور استحکام پاکستان کے لئے دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

جلسہ کے اختتام پر بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نیز ربوہ میں آنے جانے والی تمام گاڑیوں پر مسافروں کو ٹھنڈے برف کا پانی پلایا جاتا رہا۔

شام ۵½ بجے سے سات بجے تک زیر انتظام قائد مجلس خدام الاحمدیہ والی بال اور فٹ بال کے میچ ہوئے۔ بعد نماز مغرب چراغاں کیا گیا۔ اور غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ (ابو المنیر نور الحق ربوہ)

گوڈون آسٹن کی بلند ترین چوٹی کو سر کرنے میں ایک قلی نے نمایاں حصہ لیا ہے

راولپنڈی پہنچنے پر کرنل عطاء اللہ کا بیان۔ فاتحین کا نام ابھی ظاہر نہیں کیا گیا

راولپنڈی ۱۴ اگست:- دو خاموش فاتح دنیا کے دوسرے سب سے بلند مقام پر اطالوی اور پاکستانی پرچموں کے زیر سایہ دس منٹ تک کھڑے ادھر ادھر کے مناظر کے نوٹ لیتے رہے۔ یہ انکشاف اطالوی قراقرم مہم کے پاکستانی رکن کرنل عطاء اللہ نے کل شام راولپنڈی پہنچنے کے بعد کیا۔ انہوں نے ان دونوں فاتحین کے نام ابھی ظاہر نہیں کئے۔

مہم کے مزید دو ارکان کا ایک قافلہ مع دونوں فاتحین کے بیس کیمپ سے سکاردو روانہ ہو چکا ہے۔ توقع ہے۔ کہ یہ لوگ ۲۲ اگست تک راولپنڈی پہنچ جائیں گے۔ مہم کے قائد ڈاکٹر ڈیسیو تین سائنسدانوں کے ہمراہ ابھی کچھ دنوں بلتستان کے علاقہ میں رہ کر وہاں کے طبقات الارض کی دریافت کریں گے۔ کرنل عطاء اللہ کے بیان کے مطابق سوائے دو اطالوی کوہ پیماؤں اور ہنزہ قلی کے جنہیں سردی لگ گئی ہے۔ مہم کے تمام ارکان کی صحت ٹھیک ہے۔

کرنل عطاء اللہ نے بتایا۔ کہ اس عظیم چوٹی کی فتح میں ایک ہنزہ قلی کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ حمید نامی قلی نے ۲۶ ہزار فیٹ بلندی کے بعد دونوں فاتحین کی بڑی مدد کی۔ ۳۰ جولائی کو جس دن کے نو بجے دونوں فاتحین نے آخری حملہ کیا۔ اس وقت وہ ۲۶ ہزار فٹ سے زیادہ بلندی پر کیمپ نمبر ۹ میں تھے۔ ان کے پاس آکسیجن ختم ہو چکی تھی۔ اس موقعہ پر حمید اور اطالوی رضا کاروں کے ساتھ کیمپ نمبر ۸ سے آکسیجن گیس کے سلنڈر دے کر کیمپ نمبر ۹ روانہ ہوا۔ اور دونوں فاتحین کو انتہائی ضرورت کے وقت آکسیجن مہیا کر دی۔ حمید اور دونوں اطالوی رضا کار اس جرأت مندانہ کوشش میں برفانی ہواؤں کا شکار ہو کر بیمار ہو گئے۔

کرنل عطاء اللہ نے بتایا کہ مہم نے پہلے ہی طے کیا تھا کہ اگر ہم کامیاب ہو گئے۔ تو فاتحین کے ناموں کا فوری انکشاف نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسی مہموں کی کامیابی دراصل پوری جماعت کی کامیابی ہوتی ہے۔

انہوں نے مزید بتایا۔ کہ جولائی کے تیسرے ہفتہ میں خراب موسم اور برف و باراں کے طوفان کی وجہ سے کوہ پیماؤں اور قلیوں کی اکثریت اپنی جسمانی طاقت ضائع کر چکی تھی۔ انسانی طاقت کا جہاں تک تعلق ہے۔ وہ اپنی آخری حدود تک ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا۔ کہ زیادہ سے زیادہ یکم اگست تک چوٹی سر کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی مہربانی سے باوجود سخت دقتوں اور پریشانیوں کے دو باہمت کوہ پیماؤں نے اس مشکل ترین دوسری سب سے بلند چوٹی کو انسانی قدموں کے نیچے روند ڈالا۔

کراچی میں لڑکیوں کا کالج

کراچی ۱۶ اگست:- پاکستان انجمن خواتین کی صدر بیگم لیاقت علی خان نے آج کراچی انجمن کی مقامی شاخ کے زیر اہتمام لڑکیوں کے ایک کالج کا افتتاح کیا۔

... سال لوگوں نے دو لاکھ آدمیوں نے حج کیا

جدہ ۱۴ اگست:- سعودی عرب کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس سال ایک لاکھ چونسٹھ ہزار چھ سو بہتر مسلمان حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال حاجیوں کی تعداد اٹھارہ ہزار زائد تھی۔

گوڈون آسٹن کو سر کرنے والی اطالوی مہم کے پاکستانی رکن

ڈاکٹر کرنل محمد عطاء اللہ

ہمالیہ کی چوٹی گوڈون آسٹن (K-2) کے سر کرنے کا سہرا جس ٹیم کے سر ہے۔ کرنل محمد عطاء اللہ صاحب اس کے ایک اہم پاکستانی ممبر ہیں۔

کرنل محمد عطاء اللہ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان پنجاب سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم لاہور میں حاصل کی۔ ۱۹۲۸ء میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان میڈیکل کالج لاہور سے امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ اور مزید تعلیم انگلینڈ میں حاصل کی جہاں سے دیگر اعلیٰ ڈگریوں کے علاوہ آنکھ کے ماہرین کرہ ہو کر تشریف لائے۔ ۱۹۳۱ء میں آپ کو فوج میں کمیشن ملا۔

آپ میڈیکل کور میں افسر ہونے کے علاوہ محکمہ جیل میں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ ہری پور اور پشاور میں سپرنٹنڈنٹ جیل بھی رہ چکے ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم میں سینکڑوں افسروں میں سے منتخب کرنے کے بعد آپ کو اپنی قابلیت اور حسن انتظام کی وجہ سے بیس فیلڈ ہسپتال کا کمانڈنگ افسر بنا کر ایران کے محاذ پر بھیجا گیا۔ اس محاذ کے اعلیٰ حکام آپ کی غیر معمولی قابلیت اور حسن انتظام سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ہر مشکل کام میں آپ کی خدمات جلیلہ سے فائدہ اٹھایا گیا۔ بحیثیت زدگان کے انخلاء کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ جسے آپ نے بطریق احسن انجام دیا۔ ان دنوں جب ایران میں خوراک کے مسئلہ نے نازک صورت اختیار کی۔ تو آپ کو ایرانی محکمہ خوراک کا انچارج بطور حکومت کے مشیر اور وزیر کے مقرر کیا گیا۔ آپ نے اپنے حسن انتظام سے ملک کو قحط کے خطرہ سے بچا لیا۔ ان خدمات کے صلہ میں حکومت نے آپ کو او۔ بی۔ ای (O.B.E) کا خطاب دیا۔

تقسیم ہند کے بعد کشمیر کے محاذ پر آپ کو ڈائرکٹر آف میڈیکل سروسز مقرر کیا گیا۔ جہاں ابتداء سے ہی آپ نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال ہمالیہ کی دوسری بڑی چوٹی پر چڑھائی کے لئے جو امریکی مہم گئی تھی۔ آپ اس کے ساتھ بھی تھے مگر یہ مہم ناکام واپس آئی۔ امسال آپ پھر اطالوی مہم میں شریک ہوئے اور بفضلہ کامیاب و بامراد واپس آئے۔

سٹیٹسمین نیو دہلی کے سابق ایڈیٹر مسٹر آئن سٹیفنز نے اپنی کتاب "ہورنڈ مون" (HORNED MOON) میں موصوف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"آپ خود اندازہ کیجئے۔ ایک چھ فٹ دو انچ لمبے گٹھے ہوئے جسم کے چاق و چوبند انسان کا جس کے سر کے بال قدرے سفید ہیں۔ گنبد نما پیشانی۔ دونوں آنکھوں کے درمیان کافی فاصلہ۔ متناسب خط و خال۔ ماہر انخیالی کا مجسمہ۔ ٹھوڑی پر خشخشی ڈاڑھی۔ بہت ہی شکل ہے۔ جیسا کہ اس کی تصاویر سے ظاہر ہے۔ یہی تفصیل کرنل عطاء اللہ۔ پی۔ اے۔ ایم۔ سی کی ہے۔ جن کے ساتھ میں نے آزاد کشمیر کا بہت سا سفر کیا۔ وہ حکیمانہ دور سے پرکھتے تھے۔ کشمیر کی جنگ کے دوران میں انہوں نے دیا ہے۔ سال وقت کشمیر میں صرف کیا تھا۔ ہسپتالوں کا انتظام ایمبولینس بہادروں سویلین عوام۔ زخمی رضا کاروں کے طبی انتظام میں منہمک رہتے۔ عطاء اللہ صاحب نہایت قوی دل کے مالک ہیں۔ سویٹ لفظ جرمن نسل کے انسانوں کی طرح گٹھے ہوئے جسم والے ہیں۔ جہاں تک میں نے دیکھا۔ ان کا اپنے ماتحت افسروں سے برتاؤ ضبط اور انتظام کو قائم رکھتے ہوئے نہایت ہمدردانہ تھا۔ چونکہ وہ کشمیر کے ساتھ بطور ڈاکٹر نہ کہ بطور سیاستدان ابتداء سے ہی وابستہ رہے ہیں۔ اس لئے آزاد کشمیر کے سفر کے دوران میں ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے سے مجھے اپنے قائم کردہ تازہ تازہ نقطہ ہائے نگاہ کو پرکھنے کا کافی موقع مل گیا۔"

مسٹر نصیر اے شیخ یورپ روانہ ہو گئے

کراچی ۱۶ اگست:- پاکستان کی صنعتی ترقی کی کارپوریشن کے ایک ڈائریکٹر مسٹر نصیر اے شیخ یورپ کے دورے کے لئے آج کراچی سے روانہ ہو گئے۔ وہ چھ ہفتے ملک سے باہر رہیں گے۔ اور شکر کے ایک کارخانے اور ہردوئی گم کے چار کارخانوں اور دوسرے کارخانوں کے مشینری درآمد کے لئے مختلف حکومتوں اور کارخانہ داروں سے بات چیت کریں گے۔

آزادی کے پانچ تقاضے

(بقیہ صفحہ ۴)

جب انسان دل اور دماغ کے لحاظ سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور اسے اپنی آزادی بطور حقیقت واقعیہ محسوس ہونے لگتی ہے۔ تو یقیناً وہ انسان آزاد ہوتا ہے۔ اس کی نظر نہ آنے والی زنجیریں کٹ جاتی ہیں۔ اور ایسے انسانوں سے آباد ملک صحیح آزاد ملک ہوتا ہے۔ کیونکہ آزادی کے تقاضے اس ملک میں پورے کئے جاتے ہیں۔ آزادی کوئی لفظ نہیں جسے بولا اور سنا جاتا ہے۔ بلکہ آزادی ایک حقیقت ہے۔ جس کا روشن احساس انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کے ماحول پر چھا جاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ آزاد سلطنتیں جو آزادی کے تقاضوں کو پورا کرتی ہیں۔

شاہ سعود کا پیغام گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے نام

جدہ ۱۶ اگست۔ شاہ سعود نے گورنر جنرل اور وزیر اعظم مسٹر محمد علی کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ان دنوں کی حج کے موقعہ پر تشریف آوری سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے۔ پیغام میں کہا گیا ہے میری

دعا ہے کہ تمام اسلامی ملک متحد ہو جائیں۔